

## عدالت عظمیٰ رپوس 1999 ایس یو پی پی 4 ایس سی آر

ماہورم ایگریال

بنام۔

ریاست مدھیہ پردیش

28 اکتوبر 1999

ایس۔ پی۔ بھروچا، بی۔ این۔ کرپال، وی۔ این۔ کھرے، سید شاہ محمد قادری اور ڈی۔ پی۔  
- مہاپترا، جسٹسز

بلدیات:

ایم۔ پی۔ میونسپلٹیز ایکٹ، 1961: فقرہ 127-اے (2) (بی) پروویسو۔  
جائیداد ٹیکس۔ سالانہ کرایہ کی قیمت کی شرح۔ 1800 روپے سے کم۔ مقرر نہیں۔ محصول۔ ٹیکس  
تشخیص الیہ کی ملکیت والی تمام جائیدادوں کی سالانہ کرایہ کی قیمت کو جمع کر کے۔ کی اجازت: یہ جائز نہیں ہے  
کیونکہ اس طرح کے مجموعے کے نتیجے میں ایک ایسا اعداد و شمار سامنے آسکتے ہیں جو جائیداد کی قیمت سے زیادہ  
ہے۔ چارجنگ دفعہ میں کسی مخصوص شق کی عدم موجودگی میں مقننہ کا ارادہ ایسا نہیں ہے۔ لہذا،  
دفعہ 127-اے (2) (بی) فقرہ کو چارج دفعہ سے بالاتر قرار دیا گیا ہے۔ اس طرح عدالت عالیہ نے تخمینہ  
کاری کے حکم کی تصدیق کرنے اور ٹیکس دہندہ کی تحریری درخواست کو مسترد کرنے میں غلطی کی۔

بھارت کا آئین 1950: آرٹیکل 265۔

ٹیکس کے قوانین۔ ٹیکس قانون۔ مبہم پن۔ اثر۔ کے اجزاء۔ منعقد: (i) ٹیکس کا موضوع؛ (ii) وہ  
شخص جو ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہے اور (iii) وہ شرح جس پر ٹیکس ادا کرنا ہے۔ اگر ان اجزاء کے حوالے سے  
کوئی ابہام ہے، تو قانون میں کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ یہ مقننہ کا کام ہے کہ وہ اس معاملے میں ضروری کام  
کرے۔ مزید برآں، ٹیکسنگ ایکٹ میں سادہ زبان میں بیان کردہ اس سے آگے کوئی ارادہ یا انتظامی مقصد  
فرض نہیں کیا جاسکتا۔ کسی خاص ٹیکسنگ شق میں متوقع معاشی نتائج جو مالیاتی قانون کی تشریح میں متعلقہ نہیں  
ہیں۔ قوانین کی تشریح۔

اپیل کنندہ اور جواب دہندگان 4 سے 7 میونسپل علاقے میں واقع ہاؤس پراپرٹیز کی 13 الگ الگ

اشیاء کے مشترکہ مالک تھے۔ مذکورہ بالا جائیدادوں کے سلسلے میں جائیداد ٹیکس عائد کرنے کے لیے تخمینہ کاری کی کارروائی میونسپل کونسل نے ایم۔ پی۔ میونسپلٹیز ایکٹ 1961 کے تحت شروع کی تھی۔ میونسپل کونسل نے تمام عمارتوں کی سالانہ کرایہ کی قیمت کو یکجا کر کے ایکٹ کی دفعہ 127-اے (2) (بی) فقرہ کو نافذ کیا اور اس طرح مجموعی طور پر سمجھی جانے والی کرایہ کی قیمت پر جائیداد ٹیکس عائد کیا۔

اپیل کنندہ اور جواب دہندگان 4 سے 7 نے سول جج کے سامنے ایکٹ کی دفعہ 139 کے تحت اپیل دائر کی جس نے اپیل کی اجازت دی اور تخمینہ کاری کے حکم اور ڈیمانڈ نوٹس کو کالعدم قرار دے دیا۔ تاہم، ضلعی جج نے میونسپل کونسل کی طرف سے پیش کردہ نظر ثانی کی درخواست کو منظور کر لیا۔

اس کے بعد اپیل کنندہ اور جواب دہندگان 4 سے 7 نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک تحریری درخواست دائر کی جس میں ایکٹ کی دفعہ 127-اے (2) (بی) فقرہ کے آئینی جواز اور تشخیصی حکم کو بھی اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ یہ ایکٹ توضیحات کے مطابق نہیں تھا۔ عدالت عالیہ نے دلائل کو مسترد کر دیا اور داتا تریہ دہنکر کے کیس اور لیلواتی مشرا کے کیس پر انحصار کرتے ہوئے تخمینہ کاری کے حکم کی تصدیق کی۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1. جیسے جیسے جائیداد کی سالانہ کرایہ کی قیمت بڑھتی جاتی ہے ٹیکس کی شرح میں اضافہ ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جدول میں کسی ایسی جائیداد کے لیے ٹیکس کی کوئی شرح مقرر نہیں کی گئی ہے جس کی سالانہ کرایہ کی قیمت 1,800 روپے سے کم ہے۔ واضح طور پر اس طرح کی جائیدادوں پر ٹیکس نہ لگانے کے مقصد کے ارادے کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس موقف کو ایم پی میونسپلٹیز ایکٹ 1961 کی دفعہ 127-اے (2) (بی) میں مزید واضح کیا گیا ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مکان، عمارتیں اور اراضی، جس کی سالانہ کرایہ کی قیمت 1,800 روپے سے زیادہ نہیں ہے۔ جائیداد ٹیکس مستثنیٰ ہیں۔ (201-اے/202-اے (بی)۔

2.1 ٹیکس کے قانون میں مقصد کا ارادہ توضیحات زبان سے جمع کیا جانا ہے خاص طور پر جہاں زبان سادہ اور غیر واضح ہو۔ ٹیکسنگ ایکٹ میں قانون کے کسی ارادے یا انتظامی مقصد کو سادہ زبان میں بیان کردہ مقصد سے زیادہ فرض کرنا ممکن نہیں ہے۔ یہ وہ معاشی نتائج نہیں ہیں جو فراہمی کر کے حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، جو مالیاتی قانون کی تشریح میں متعلقہ ہے۔ یکساں طور پر ناقابل قبول ایک تشریح ہے، جو قانون کی سادہ اور غیر واضح زبان سے نہیں آتی ہے۔ الفاظ کو اس میں شامل یا تبدیل نہیں کیا جاسکتا تا کہ قانون

کو کوئی معنی ملے، جو مقننہ کی روح اور ارادے کی تکمیل کرے۔ قانون میں ٹیکس قانون کے تین اجزاء کو واضح اور غیر واضح طور پر بیان کیا جانا چاہیے یعنی ٹیکس کا موضوع، وہ شخص جو ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہے اور وہ شرح جس پر ٹیکس ادا کیا جانا ہے۔ اگر ٹیکس کے قانون میں ان اجزاء میں سے کسی کے بارے میں کوئی ابہام ہے تو قانون میں کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ پھر یہ مقننہ پر ہے کہ وہ اس معاملے میں ضروری کام کرے۔ (202-ایف، جی، ایچ؛ 203-اے، بی)

آئی آر سی بنام ڈیوک آف ویسٹ منسٹر، (1936) اے سی 1 اور رسل (انسپیکٹر آف ٹیکسز) بنام اسکاٹ، (1948) آل ای آر 1، حوالہ دیا گیا۔

2.2 ایکٹ کی دفعہ 127-اے (2) (بی) فقرہ کے مطابق مستثنیٰ جائیداد کو ٹیکس کے تابع ہونا ضروری ہے اور صرف اس جائیداد کی قدر کرنے کے مقصد سے دیگر جائیدادوں کی قیمت کو مد نظر رکھا جانا چاہیے۔ لیکن، اگر ایسا کرنے میں، مذکورہ جائیداد قابل ٹیکس ہو جاتی ہے، تو ایکٹ یہ فراہم نہیں کرتا ہے کہ یہ کس شرح پر قابل ٹیکس ہوگی۔ چھوٹی جائیداد کی قابل توثیق قیمت کا تعین دیگر جائیدادوں کی قیمت کو یکجا اور جوڑ کر نہیں کیا جاسکتا، اور کسی ایسے اعداد و شمار پر نہیں پہنچ سکتا جو ممکنہ طور پر جائیداد کی قیمت سے زیادہ ہو۔ مزید یہ بھی نہیں بتایا گیا ہے کہ ایسی جائیداد پر ٹیکس کی کون سی شرح لاگو کی جانی چاہیے۔ (202-ایف؛ 204-سی، ڈی)

2.3 ایسی صورت ہو سکتی ہے جہاں ایک شخص 10 عمارتوں کا مالک ہو، جن میں سے 8 چھوٹی ہیں جن کی سالانہ کرایہ کی قیمت 1500 روپے ہے اور دیگر 2 کی سالانہ کرایہ کی قیمت 60,000 روپے ہے۔ پھر دتا تریہ دہنکر کے معاملے کے تناسب کو لاگو کرتے ہوئے ہر چھوٹی عمارت کی سالانہ کرایہ کی قیمت 1,32,000 روپے ہوگی اور مالک کو ہر عمارت کے لیے سب سے زیادہ سلیب کے مطابق ٹیکس ادا کرنا پڑے گا۔ مقننہ کی طرف سے اس طرح کے ارادے کو قبول نہیں کیا جاسکتا، خاص طور پر چارج سیکشن میں کسی مخصوص شق کی عدم موجودگی میں۔ لہذا، ایکٹ کی دفعہ 127-اے (2) (بی) فقرہ چارجنگ دفعہ کے منافی ہونے کی وجہ سے اسے الٹا واپس قرار دیا جاتا ہے۔ (204-ای، ایف)

ایڈمنسٹریٹر، میونسپل کارپوریشن، بلاس پور بنام دتا تریہ دہنکر، (1992) 1 ایس سی سی 361 اور لیلاوتی مشرا بنام صدر، میونسپل کمیٹی، منگاولی، (1990) ایم پی ایل جے 28، ایم پی نے مسترد کر دیا۔ دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: 1995 کی دیوانی اپیل نمبر 1990۔

1993 کے ایم پی نمبر 2188 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 13.10.93 کے فیصلے

اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے بی۔ سین، پرکاش شریواستو اور محترمہ پرتیہا جین۔  
جواب دہندہ کے لیے اے۔ کے۔ چیتلے، محترمہ مدھوردادلانی اور ایس۔ کے۔ اگنیوتری۔  
عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ڈی پی موہاپترا، جے: یہ مقدمہ مدھیہ پردیش میونسپلٹی ایکٹ، 1961 کی دفعہ 127-اے کی ذیلی دفعہ (2) فقرہ (بی) (مختصر طور پر 'ایکٹ') اور اپیل کنندہ کی ملکیت والی عمارتوں کے سلسلے میں جائیداد ٹیکس کے محصولات اور وصولی پر سوال اٹھاتا ہے۔

کیس کے متعلقہ حقائق، غیر ضروری تفصیلات سے کٹے ہوئے، ذیل میں بیان کیے جاسکتے ہیں:  
اپیل کنندہ اور جواب دہندگان 4 سے 7 رائے گڑھ میونسپل احاطہ کے وارڈ نمبر 15 میں واقع ہاؤس پراپریٹیز کی 13 الگ الگ اشیاء کے مشترکہ مالک ہیں جن کا نمبر (1) 56/2 سے 56(2)/13 ہے۔ جائیداد ٹیکس عائد کرنے کے مقصد سے تخمینہ کاری کی کارروائی مدھیہ پردیش میونسپلٹی ایکٹ 1961 (ایم پی ایکٹ نمبر 37 آف 1961) (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا جاتا ہے) توضیحات کے تحت میونسپل، رائے گڑھ، مدعا علیہ نمبر-2 یہاں۔ بلدیہ نے ایکٹ کے دفعہ 127-اے (2) فقرہ کو نافذ کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے تمام عمارتوں کی سالانہ کرایہ کی قیمت کو یکجا کیا اور اس طرح مجموعی طور پر سبھی جانے والی سالانہ کرایہ کی قیمت پر پراپریٹی ٹیکس عائد کیا۔ تخمینہ کاری کے حکم کے بعد ڈیمانڈ نوٹس جاری کیا گیا۔ مذکورہ بالا طریقے سے پراپریٹی ٹیکس کے محصولات اور وصولی سے ناراض محسوس کرتے ہوئے، اپیل کنندہ اور جواب دہندگان 4 سے 7 نے سول جج کلاس-2، رائے گڑھ کے سامنے ایکٹ کی دفعہ 139 کے تحت اپیل کو ترجیح دی۔ اپیلٹ اتھارٹی نے اپیل کی اجازت دی اور تشخیصی حکم اور ڈیمانڈ نوٹس کو کالعدم تخمینہ کاری دے دیا۔ میونسپلٹی کی طرف سے دائر کی جانے والی نظر ثانی کی درخواست پر ضلع جج، رائے گڑھ نے نظر ثانی کی اجازت دی، اپیلٹ اتھارٹی کے حکم کو کالعدم قرار دیا اور متعلقہ اتھارٹی کی طرف سے کیے گئے تخمینہ کاری کے حکم کی تصدیق کی۔

اپیل کنندہ اور جواب دہندگان 4 سے 7 نے مدھیہ پردیش کی عدالت عالیہ میں تحریری درخواست دائر کی جس میں تخمینہ کاری کے حکم کو چیلنج کیا گیا، اس بنیاد پر کہ یہ ایکٹ توضیحات کے مطابق نہیں تھا۔ انہوں نے ایکٹ کی دفعہ 127 (اے) (2) کی ذیلی شق (بی) فقرہ کے آئینی جواز کو بھی چیلنج کیا۔ متنازعہ فیصلے کے ذریعے عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے درخواست کنندگان کی طرف سے اٹھائے گئے تنازعات کو مسترد کر دیا

جس میں دفعہ 127 (اے) (2) فقرہ کی آئینی جواز کو چیلنج بھی شامل ہے اور بلدیہ کے تخمینہ کاری کے حکم کی تصدیق کی اور تحریری درخواست کو مسترد کر دیا۔ عدالت عالیہ نے بنیادی طور پر ایڈمنسٹریٹو میونسپل کارپوریشن، بلاس پور بنام دتا تریہ دھنکر، ایڈووکیٹ اور دیگران (1992) 1 ایس سی سی 361 میں اس عدالت کے فیصلے اور لیلاوتی مشرا اور دیگر بنام صدر، میونسپل کمیٹی، منگاولی، (1990) ایم۔ پی۔ ایل۔ جے۔ 28 کے معاملے میں اس کے اپنے فیصلے پر انحصار کیا۔ اس کے بعد تحریری عرضی میں درخواست کنندگان میں سے ایک، متھورام اگر وال نے عدالت عالیہ کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے یہ اپیل دائر کی۔

جب اس مقدمے کو اس عدالت کے دو فاضل ججوں کی بنچ نے اٹھایا تو درخواست گزار کی جانب سے یہ عرض کیا گیا کہ ایڈمنسٹریٹو میونسپل کارپوریشن، بلاس پور (سپرا) کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کی روشنی میں اس عدالت کے تین فاضل ججوں کی بنچ نے ایکٹ کی فقرہ 127 (1) (2) کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ اس پروویسو کی آئینی جواز کے بارے میں سوال غور کے لیے پیدا ہوتا ہے۔ مذکورہ عرض کو نوٹ کرتے ہوئے بنچ نے 13.2.95 کا حکم منظور کیا، جس کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:

"مذکورہ بالا فیصلے میں تین فاضل ججوں کی بنچ کی طرف سے کی گئی تعمیر کے پیش نظر، اس شق کے آئینی جواز پر غور کرنے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ تاہم، غور طلب سوال یہ بھی ہے کہ کیا متبادل تعمیر جو شق کی آئینی جواز کی حمایت کرے گی اسے ترجیح دی جانی چاہیے اور یہ قانون کی زبان پر بھی دستیاب ہے۔ اس لیے یہ مناسب ہے کہ اس معاملے پر پانچ فاضل ججوں کی بنچ غور کرے۔"

غور کے لیے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جب میونسپلٹی کے اندر جائیدادوں کی کئی اشیاء (مکانات، عمارتیں یا اراضی)، جن میں سے ہر ایک کی سالانہ کرایہ کی قیمت روپے سے زیادہ نہیں ہے۔ 1، 800 سالانہ، ایک شخص کی ملکیت ہیں، پھر، مالک ایسی جائیدادوں کے لیے پراپرٹی ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

چونکہ سوال کا تعین بڑی حد تک دفعہ 127 (اے) کی تشریح اور ایکٹ کی دیگر متعلقہ توضیحات ساتھ اس کے تعامل پر منحصر ہے، اس لیے کیس کی خوبیوں پر غور کرنے کے لیے آگے بڑھنے سے پہلے متعلقہ قانونی دفعات کا حوالہ دینا آسان ہوگا۔

دفعہ 126 سالانہ کرایہ جاتی کی تعریف۔ اس باب میں، "سالانہ کرایہ جاتی" کے بیان محاورہ کا مطلب ہوگا:

(1) جہاں کوئی عمارت یا زمین کرائے پر دی جاتی ہے، وہ سالانہ کرایہ جس کے لیے اسے اصل

میں کرائے پر دیا جاتا ہے۔

(ii) جہاں مدھیہ پردیش رہائش کنٹرول ایکٹ، 1955 (23 آف 1955) کے تحت کسی

عمارت کا کرایہ طے کیا گیا ہے، اس طرح سالانہ کرایہ مقرر کیا گیا ہے؛ اور

(3) کسی بھی دوسری صورت میں، وہ سالانہ کرایہ جس کے لیے فرنیچر یا مشینری سے علیحدہ کسی عمارت

یازمین سے یا اس میں یا اس پر واقع، معقول طور پر توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ سال بہ سال کرایہ پردے، اور اس

میں کوئی بھی ادائیگی شامل ہوگی جو کرایہ دار نے قبضے کے ٹیکس، بیمہ یا کرایہ داری سے متعلق دیگر چارجز کی وجہ

سے عمارت یازمین کے مالک کو کی ہو یا کرنے پر اتفاق کیا ہو۔

بشرطیکہ اگر کونسل کو یہ معلوم ہو کہ کسی عمارت یازمین کا سالانہ کرایہ اس سالانہ کرایہ سے بہت کم ہے

جس کے لیے اس سے تخمینہ کاری کے وقت معقول طور پر کرایہ دینے کی توقع کی جاسکتی ہے، تو اس طرح کے خط

کرایہ کو ایسی عمارت یازمین کے سلسلے میں سالانہ کرایہ کی قیمت سمجھا جائے گا۔”

دفعہ 127 مندرجہ ذیل ہے:

"127 ٹیکس جو عائد کیے جاسکتے ہیں (1)، وقتاً فوقتاً اور اس باب توضیحات کے تابع، اور کوئی عام یا

خصوصی حکم جو ریاستی حکومت اس سلسلے میں دے سکتی ہے، بلدیہ کے پورے یا کسی بھی حصے میں، ایکٹ کے

مقاصد کے لیے درج ذیل میں سے کوئی بھی ٹیکس عائد کر سکتی ہے، یعنی:-

(1) بلدیہ کی حدود میں واقع مکانات، عمارتوں یا زمینوں کے مالک کی طرف سے واجب الادا ٹیکس

جو مکان، عمارت یازمین کی سالانہ کرایہ کی قیمت کے حوالے سے ہے جسے پراپرٹی ٹیکس کہا جاتا ہے۔

127 (اے) جائیداد ٹیکس کا نفاذ (1) اس باب میں کسی بھی چیز کے باوجود، مالیاتی سال

1976-77 کے طور پر اور اس سے، ہر مالی سال کے لیے کلاس IV بلدیہ کے علاوہ بلدیہ میں واقع زمینوں یا

عمارتوں یا دونوں پر درج ذیل جدول میں بیان کردہ شرح پر ٹیکس وصول کیا جائے گا، عائد کیا جائے گا اور ادا کیا

جائے گا:

### جدول

(i) جہاں سالانہ کرایہ کی قیمت 1800 روپے سے زیادہ ہے لیکن سالانہ کرایہ کی قیمت 6000 سے زیادہ نہیں ہے	سالانہ کرایہ کا 6 فیصد
(ii) جہاں سالانہ کرایہ کی قیمت 6000 روپے سے زیادہ ہے لیکن 12000 سے زیادہ نہیں ہے۔	سالانہ کرایہ کا 1/3 8 فیصد

سالانہ کرایہ کی قیمت کا 10 فیصد ہے۔	(iii) جہاں سالانہ کرایہ کی قیمت 12000 روپے سے زیادہ ہے لیکن 18000 روپے سے زیادہ نہیں ہے،
سالانہ کرایہ کی قیمت کے 15 فیصد	(iv) جہاں سالانہ کرایہ کی قیمت 18000 روپے سے زیادہ ہے لیکن 24000 سے زیادہ نہیں ہے۔
سالانہ کرایہ کی قیمت کے 20 فیصد	(v) جہاں سالانہ کرایہ کی قیمت 24000 سے زیادہ ہو

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت عائد جائیداد ٹیکس درج ذیل جائیدادوں کے سلسلے میں واجب نہیں

ہوگا، یعنی:-

(a) عمارتوں اور زمینوں کی ملکیت یا ملکیت -

(i) مرکزی حکومت

(ii) ریاستی حکومت؛

(iii) کونسل؛

(b) عمارتیں اور زمینیں جن کی سالانہ کرایہ کی قیمت اٹھارہ سو روپے سے زیادہ نہیں ہے:

بشرطیکہ اگر کسی ایسے شخص کی ملکیت میں ایسی کوئی عمارت یا زمین جو اسی بلدیہ میں کسی دوسری عمارت یا

زمین کا مالک ہے، تو اس شق کے مقصد کے لیے ایسی عمارت یا زمین کی سالانہ کرایہ کی قیمت، بلدیہ میں اس کی

ملکیت والی تمام عمارتوں یا زمینوں کی مجموعی سالانہ کرایہ کی قیمت سمجھی جائے گی۔ (زور دیا گیا)

X X X X X XX

اوپر بیان کردہ قانونی توضیحات یہ واضح ہے کہ ٹیکس کا اثر بلدیہ کی حدود میں واقع مکان، عمارت یا

زمین ہے۔ ٹیکس گھر، عمارت یا زمین کے مالک کو ادا کرنا ہوتا ہے۔ مالک کی طرف سے ادا کیے جانے والے

ٹیکس کی رقم کا تعین گھر، عمارت یا زمین کی سالانہ کرایہ کی قیمت کے حوالے سے کیا جانا ہے۔ سالانہ

کرایہ کی قیمت کے تعین کا طریقہ ایکٹ کی دفعہ 126 میں تجویز کیا گیا ہے۔ دفعہ 127 کا جدول، جو اس

شرح کے لیے فراہم کرتا ہے جس پر ٹیکس عائد کیا جانا ہے، اس جائیداد سے شروع ہوتا ہے جس کی سالانہ کرایہ

کی قیمت 1800 روپے سے زیادہ ہے۔ لیکن 6,000 روپے سے زیادہ نہیں ہے، اور ایسی صورت میں ٹیکس

سالانہ کرایہ کی قیمت کے 6 فیصد پر عائد کیا جانا ہے۔ جیسے جیسے جائیداد کی سالانہ کرایہ کی قیمت بڑھتی جاتی ہے

ٹیکس کی شرح میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ حقیقت کہ جدول میں کسی ایسی جائیداد کے لیے ٹیکس کی کوئی شرح مقرر نہیں کی گئی ہے جس کی سالانہ کرایہ کی قیمت 1800 روپے سے کم ہے، واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ مقننہ ایسی جائیدادوں پر ٹیکس نہ لگانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس موقف کو دفعہ 127 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (بی) میں مزید واضح کیا گیا ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مکان، عمارت اور زمین جس کی سالانہ کرایہ کی قیمت 1800 روپے سے زیادہ نہیں ہے۔ پراپرٹی ٹیکس مستثنیٰ ہیں۔

دفعہ 127 (اے) (2) (بی) فقرہ کو منصفانہ طور پر پڑھنے پر یہ واضح ہوتا ہے کہ کسی بھی عمارت یا زمین کے سلسلے میں جس کی کرایہ کی قیمت 1800 روپے سے کم ہے جس کی ملکیت کسی ایسے شخص کی ہے جو اسی میونسپلٹی میں کسی دوسری عمارت یا زمین کا مالک ہے، ایسی عمارت یا زمین کی سالانہ کرایہ کی قیمت میونسپلٹی میں اس کی ملکیت والی تمام عمارتوں یا زمینوں کی مجموعی سالانہ کرایہ کی قیمت سمجھی جائے گی۔ شق یہ بھی واضح کرتی ہے کہ یہ رعایت اس شق یعنی ذیلی دفعہ (2) کی شق (بی) کے مقصد کے لیے ہے۔ اس لیے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ دفعہ 127 (اے) کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت محصولات کی چھوٹ ایسی صورت حال میں دستیاب نہیں ہوگی جس پر فقرہ لاگو ہوتی ہے۔

پھر تعین کے لیے مزید سوال یہ ہے کہ کیا ایسی عمارت یا زمین، جس کی سالانہ کرایہ کی قیمت 1800 روپے سے زیادہ نہیں ہے، خود بخود ٹیکس کی ادائیگی کے لیے ذمہ دار ہو جاتی ہے اور اگر ایسا ہے تو ایسی صورت میں ٹیکس کی شرح کیا ہے۔ دفعہ 127 (اے) کی ذیلی دفعہ (1)، جو کہ ایک چارجنگ دفعہ ہے، میں اس شرح کے حوالے سے کوئی التزام نہیں کیا گیا ہے جس پر ٹیکس ادا کیا جانا ہے اگر زبردست عمارت یا زمین کی سالانہ کرایہ کی قیمت 1800 روپے سے کم ہے پر ٹیکس لگانا ہے۔

اس سلسلے میں ایک اور سوال جو غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا دفعہ 127-اے کی ذیلی دفعہ (1) اور ذیلی دفعہ 2 (بی) کی شق کو ایک ساتھ سمجھا جانا چاہیے اور ہر عمارت کے سلسلے میں ٹیکس کے طور پر ادا کی جانے والی رقم کا فقرہ کرنے کے لیے کسی شخص کی ملکیت والی تمام عمارتوں کی سالانہ کرایہ کی قیمتوں کو ایک ساتھ لیا جانا چاہیے۔ ہماری نظر میں اس موقف کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔ ٹیکس کے قانون میں مقننہ کا ارادہ تو ضیعات زبان سے جمع کیا جانا ہے خاص طور پر جہاں زبان سادہ اور غیر واضح ہو۔ ٹیکسنگ ایکٹ میں قانون کے کسی ارادے یا انتظامی مقصد کو سادہ زبان میں بیان کردہ مقصد سے زیادہ فرض کرنا ممکن نہیں ہے۔ یہ وہ معاشی نتائج نہیں ہیں جو اس شق کو بنا کر حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو مالیاتی قانون کی تشریح میں متعلقہ ہے۔ یکساں طور پر ناقابل قبول ایک ایسی تشریح ہے جو قانون کی سادہ، غیر واضح زبان سے نہیں آتی

ہے۔ الفاظ کو اس میں شامل یا تبدیل نہیں کیا جاسکتا تاکہ قانون کو کوئی معنی ملے جو مقننہ کی روح اور ارادے کی تکمیل کرے۔ قانون میں ٹیکس قانون کے تین اجزاء کو واضح اور غیر واضح طور پر بیان کیا جانا چاہیے یعنی ٹیکس کا موضوع، وہ شخص جو ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہے اور وہ شرح جس پر ٹیکس ادا کیا جانا ہے۔ اگر ٹیکس کے قانون میں ان اجزاء میں سے کسی کے بارے میں کوئی ابہام ہے تو قانون میں کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ پھر یہ مقننہ پر ہے کہ وہ اس معاملے میں ضروری کام کرے۔

بینک آف چیٹینا ڈولمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، مدراس، کے معاملے میں پریوی کونسل نے منظوری کے ساتھ ان لینڈ ریونیو کمشنرز بنام ڈیوک آف ویسٹ منسٹر، (1936) اے سی 1 میں کلون کے لارڈ رسل کی رائے سے درج ذیل اقتباس کا حوالہ دیا:

"میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں اس نظریے کو ناپسند کرتا ہوں کہ ٹیکس کے معاملات میں اس موضوع پر ٹیکس لگایا جانا چاہیے اگر عدالت کے اس نظریے کے مطابق جسے وہ لین دین کا مواد سمجھتی ہے، عدالت کا خیال ہے کہ معاملہ قانون کے غور و فکر یا روح کے اندر آتا ہے۔ موضوع قیاس یا مشابہت کے ذریعے قابل ٹیکس نہیں ہے، بلکہ صرف اس کے مقدمے کے حقائق اور حالات پر لاگو ہونے والے قانون کے سادہ الفاظ سے ہے۔ جیسا کہ لارڈ کیرن نے کئی سال پہلے (1869) 4 ایچ ایل 100 (2) میں صفحہ 122 پر کہا تھا: "جیسا کہ میں تمام مالیاتی قانون سازی کے اصول کو سمجھتا ہوں کہ "اگر جس شخص پر ٹیکس لگانے کی کوشش کی جاتی ہے وہ قانون کے خط کے اندر آتا ہے تو اس پر ٹیکس لگانا ضروری ہے، عدالتی ذہن کو چار ہفتوں کے اندر دائر کرنے میں جتنی بھی مشکل نظر آئے۔" دوسری طرف اگر کراؤن، ٹیکس کی وصولی کے خواہاں، موضوع کو قانون کے خط کے اندر نہیں لاسکتا ہے، تو موضوع آزاد ہے، تاہم، بظاہر قانون کی روح کے مطابق معاملہ دوسری صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے۔"

روسیل (ٹیکسوں کا انسپکٹر) بنام اسکاٹ 1948 کے معاملے میں۔ آل انگریڈ لارپورٹس صفحہ 1، لارڈ سائمنڈ نے صفحہ 5 پر اپنی رائے میں مشاہدہ کیا:

"میرے آقاؤں، انکم ٹیکس کا ایک قانون ہے جس پر اگرچہ کبھی کبھی حد سے زیادہ زور دیا جاسکتا ہے، پھر بھی اسے فراموش نہیں کیا جانا چاہیے۔ یہ ہے کہ اس موضوع پر ٹیکس نہیں لگایا جانا چاہیے جب تک کہ ٹیکس لگانے والے قانون کے الفاظ اس پر ٹیکس کو غیر واضح طور پر عائد نہ کریں۔ یہ ضروری ہے کہ اس اصول کو موقع پر دوبارہ بیان کیا جائے اور یہ ایسا ہی ایک موقع ہے۔"

ایڈمنسٹریٹر، میونسپل کارپوریشن، بلاس پور بنام دتا تریہ دہنکر، ایڈوکیٹ و دیگر (اوپر) میں اس عدالت

نے اس موقف کو قبول کرتے ہوئے کہ ہر عمارت ٹیکس کے مقصد کے لیے ایک یونٹ ہے اور اس عمارت کے سلسلے میں ٹیکس کا کوئی التزام نہیں ہے جس کی سالانہ کرایہ کی قیمت 1800 روپے سے کم ہے۔ اور یہ کہ ذیلی دفعہ (2) فقرہ (بی) کے لیے شرط سمجھنا جیسا کہ واضح طور پر بیان کیا گیا ہے "اس شق کے مقصد کے لیے" ہے، اس میں کہا گیا ہے کہ چونکہ تمام عمارتوں یا زمینوں کی سالانہ کرایہ کی قیمت کو جمع کرنے کی اجازت ہے، اس لیے ایسی تمام عمارتوں یا زمینوں کو ٹیکس کے مقصد کے لیے ایک حکم کے طور پر لینا ہوگا۔ عدالت کا فقرہ تھا کہ کوئی بھی دوسری تعمیر پر ویسوکونا گوار بنا دے گی اور ایکٹ کے مقصد کو شکست دے گی۔

یہ تعمیر، ہمارے خیال میں، کسی ایسی چیز کو شامل کر کے چارجنگ دفعہ کی تکمیل کے مترادف ہے جس کی شق میں وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ مذکورہ شق پر رکھی گئی تعمیر شق کی سادہ زبان سے نہیں آتی ہے۔ اس فقرہ کے مطابق مستثنیٰ جائیداد پر ٹیکس عائد کیا جانا چاہیے اور صرف اس جائیداد کی قدر کرنے کے مقصد سے دیگر جائیدادوں کی قیمت کو مد نظر رکھا جانا چاہیے۔ لیکن، اگر ایسا کرنے میں، مذکورہ جائیداد قابل ٹیکس ہو جاتی ہے، تو ایکٹ یہ فراہم نہیں کرتا ہے کہ یہ کس شرح پر قابل ٹیکس ہوگی۔ چھوٹی جائیداد کی قابل توثیق قیمت کا تعین، دیگر جائیدادوں کی قیمت کو جمع اور شامل کر کے، اور کسی ایسے اعداد و شمار پر نہیں پہنچ سکتا جو ممکنہ طور پر جائیداد کی قیمت سے زیادہ ہو۔ مزید یہ بھی نہیں بتایا گیا ہے کہ ایسی جائیداد پر ٹیکس کی کون سی شرح لاگو کی جانی چاہیے۔

مثال کے طور پر، ایک ایسا معاملہ لیں جہاں ایک شخص 10 عمارتوں کا مالک ہے، جن میں سے 8 چھوٹی ہیں جن کی سالانہ کرایہ کی قیمت 1,500 روپے ہے اور دیگر 2 کی سالانہ کرایہ کی قیمت 60,000 روپے ہے۔ پھر ایڈمنسٹریٹو میونسپل کارپوریشن، بلاس پور (اوپر) کے تناسب کو لاگو کرتے ہوئے ہر چھوٹی عمارت کی سالانہ کرایہ کی قیمت 1,32,000 روپے ہوگی اور مالک کو ہر عمارت کے لیے سب سے زیادہ سلیب کے مطابق ٹیکس ادا کرنا پڑے گا۔ مقننہ کی طرف سے اس طرح کے ارادے کو قبول نہیں کیا جاسکتا، خاص طور پر چارج سیکشن میں مخصوص شق کی عدم موجودگی میں۔

مذکورہ بالا پیرا گراف میں ہونے والی بحثوں کے پیش نظر ایکٹ کی دفعہ 127-اے کی ذیلی دفعہ (2) فقرہ (بی) کو چارج کرنے والے دفعہ کے منافی ہونے کی وجہ سے کالعدم قرار دیا گیا ہے۔

اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور چیلنج کے تحت عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ تاہم اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

وی۔ ایس۔ ایس۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔